ڈھلوان راستوں سے ہسپتال تک ایمبولینس کا سفر

(نمائندہ/ادارہ کے استفسار پر)

ریشم کوٹ/برفستان (نمائندہ خصوصی) ضلع کوہ نما کے بالائی علاقوں میں واقع تحصیل ریشم کوٹ کے 12 دیہات گزشتہ ایک ہفتے سے برف، بارش اور ٹوٹے ہوئے راستوں کے باعث باقی دنیا سے کٹے ہوئے ہیں۔ ان دیہات میں ہزارہ کے قریب مکین آباد ہیں جن میں بچے، بزرگ اور حاملہ خواتین سب شامل ہیں۔ ہفتہ کی صبح تک ان علاقوں سے ہسپتال پہنچنے والا کوئی مریض ریکارڈ پر نہیں آیا۔ مقامی لوگوں کے مطابق کئی مریض راستے میں ہی دم توڑ چکے ہیں۔

تحصیل ہسپتال ریشم کوٹ کے ایمرجنسی وارڈ میں اتوار کی صبح تک 9 ایسے مریض لائے گئے جن کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ ان میں 4 حاملہ خواتین اور 3 کم عمر بچے شامل ہیں۔ ڈاکٹر نگہت سلیم کے مطابق ان میں سے 2 کو فوری طور پر خون چڑھانا پڑا کیونکہ ان کے جسم میں خون کی کمی خطرناک حد تک پہنچ چکی تھی۔ ہسپتال کے پاس صرف 6 یونٹ خون موجود تھا جو ایک گھنٹے کے اندر ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر نگہت سلیم نے کہا کہ اگر اگلے 48 گھنٹے میں خون اور ادویات نہ پہنچیں تو ہم صورتحال کو قابو میں رکھنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر عمران حیدر لودھی نے اتوار کی دوپہر ریسکیو آپریشن کا اعلان کیا۔ ان کے مطابق ایمرجنسی ریسکیو ٹیم، فرنٹیئر ریزرو کے اہلکار اور مقامی رضاکار مل کر 3 ہیلی کاپٹر اور 40 افراد پر مشتمل ریسکیو ٹیم روانہ کر رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کے مطابق پہلی ترجیح حاملہ خواتین اور بچوں کو ہسپتال پہنچانا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہیلی کاپٹر صرف ان مریضوں کو لے کر آئیں گے جن کی حالت فوری طبی امداد کے بغیر خطرے میں ہے۔ ریسکیو ٹیم کے ساتھ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم بھی روانہ کی جا رہی ہے جو راستے میں ہی مریضوں کا معائنہ کرے گی۔

دوسری طرف ریشم کوٹ بار ایسوسی ایشن نے ہسپتال کے باہر احتجاجی کیمپ لگایا ہے۔ وکلا کا کہنا ہے کہ ضلع میں ایمبولینس کا کوئی متبادل نظام موجود نہیں اور ہر سال برسات میں یہی صورتحال دہرائی جاتی ہے۔ ایسوسی ایشن کے صدر ایڈووکیٹ شاہد محمود ترین نے کہا کہ ہم نے پچھلے سال بھی یہی مطالبہ کیا تھا کہ ہر تحصیل میں ایک ایمبولینس اور ایک ہیلی پیڈ ہونا چاہیے، لیکن فائلیں دفتروں میں دبی رہیں اور آج پھر لوگ مر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ڈپٹی کمشنر کا دفتر ایک ہفتے میں ٹھوس منصوبہ نہ دے تو وکلا ضلع کچہری کا بائیکاٹ کریں گے۔

محکمہ صحت کے ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر فرحان یوسف زئی نے بتایا کہ ضلع میں 18 بنیادی مراکز صحت میں سے 7 میں زچہ و بچہ کے لیڈی ہیلتھ ورکر موجود ہیں۔ باقی مراکز میں عملہ کی کمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ صحت نے صوبائی حکومت سے 2 ایمبولینس اور 1 ہیلی پیڈ کے لیے فنڈز مانگے ہیں۔ ان کے مطابق اگر فنڈز فوراً مل جائیں تو 15 دن میں ایک عارضی نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ مستقل حل کے لیے سڑک کا کٹاؤ روکنا اور پل تعمیر کرنا ضروری ہے۔

ریشم کوٹ